www.KitaboSunnat.com

سورۃ الانعام و الاخلاص (فتاویٰ بزازیہ)

اس کے علاوہ ان تعزیتی دوستوں کے تعامل سے محسوس ہونے لگا ہے کہ قرآن زندوں کے لیے لائحہ عمل نہیں ہے ہمارے جیسے گنہگار مردوں کے لیے ایک تعویذ یا چورن ہے۔ حالانکہ بات یہ ہے قرآن مرنے کے بعد کے لیے ایک انکشاف بھی ہے اور پروانۂ راہداری بھی، لیکن اس کے لیے بنیاد زندگی میں زندوں کو مہیا کرتا ہے۔ جو لوگ اسے اسقاط یا مردے کے ہمراہ قبر میں رکھنے یا ان کی قبروں پر تلاوت کرنے یا جمعرات، ساتے اور چالیسویں یا سالانہ عرسوں کا مصرف بنا چکے ہیں، یقین کیجیے انھوں نے قرآن کی کوئی خدمت نہیں کی، جو لوگ زندگی میں قرآن کو ناراض رکھتے رہے ہیں، مرنے کے بعد قرآن ان کے خلاف مقدمہ دائر کرے گا بخشش کے سامان نہیں کرے گا۔ یَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (فرقان)

بزرگوں کی ارواح: باقی رہا بزرگوں کی ارواح دینے کا سلسلہ؟ سو ہمارے نزدیک یہ فتنہ سے خالی نہیں ہے، اس کی کچھ وجوہ ہیں:

ا۔ جو لوگ ان کی ارواح دیتے ہیں، ان کے پس پردہ "بزرگوں کی خدمات دینیہ" کا احساس کار فرما کم ہوتا ہے، نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی نفسیات زیادہ ہوتی ہیں۔

ب۔ یہ لوگ عموماً ان کو غلطیوں سے پاک مانتے ہیں، اس لیے ان کی بخشش یا ترقی درجات ان کے پیش نظر نہیں ہوتی، بلکہ شخصیت پرستانہ ذہنیت غیر شعوری طور پر کام کر رہی ہوتی ہے۔

ج۔ دراصل اس قسم کے تعاون کے حق دار اپنے وہ اقربا ہوتے ہیں جو فوت ہو چکے ہوتے ہیں مگر ان کے سلسلے میں یہ لوگ اتنے چاک و چوبند نہیں ہوتے جتنے "پیرانِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کے سلسلے میں ہوتے ہیں۔ غور فرمالیں کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے۔

د۔ قرآن و سنت ہمارے سامنے ہیں اور تاریخی شہادتیں الگ موجود ہیں، کہ اسلاف کے حق میں دعا و استغفار کی مثالیں تو ملتی ہیں لیکن ان کی ارواح دینے کے لیے کھانے دانے تقسیم کرنے یا بلا کر کھلانے کا کوئی دستور نہیں تھا۔ اس لیے ہم بزرگوں کے سلسلے میں "ایصالِ ثواب" کی باتیں فریبِ نفس تصور کرتے ہیں۔

حضورؐ کی روح کو ثواب: (ب) حضورؐ نے اپنی امت کی طرف سے تو قربانی دی ہے لیکن صحابہ اور ائمہ دین نے کبھی بھی حضورؐ کی ارواح دینے کا حوصلہ نہیں کیا۔ ہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وصیت فرمائی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اگر تعلق خاطر ہے تو آپ کی سنت کے اتباع اور درود پڑھنے پر اپنا سارا زور صرف کر ڈالیے، اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ہدیۂ عقیدت نہیں ہے۔

اگر حسب عادت ماہ اور دن کی تعیین کے بغیر کوئی شخص ربیع الاول میں بھی ویسے صدقہ خیرات کرتا ہے جس طرح دوسرے مہینوں کرتا رہا ہے، تو پھر اس ماہ میں بھی صدقہ خیرات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی شخص محض اس مہینے کے لیے باقی مہینوں میں بھی خیرات کا سلسلہ شروع کرتا ہے تو خدا بہر حال اس حیلے سے باخبر ہے اس کو فریب دینے کی جسارت سے پرہیز کیا جائے۔

ج۔ **پیر جیلانی کا عرس**: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنا عرس کرنے سے جب منع فرمایا ہے تو اور دوسرا کون ایسا مائی کا لعل ہے کہ اس کے لیے اسے جائز کیا جائے۔ ارشاد ہے۔

لا تجعلوا قبری عیدا (ابوداؤد ونسائی)

میری قبر کو عید نہ بناؤ۔

عید بنانے کے معنی، عرس کرنا، میلا لگانا اور خصوصی ایام مقرر کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر حاضری دینا یا آپ کے مزار مبارک کی نیت سے دور دراز سے سفر کا اہتمام کرنا ہیں۔

شاہ ولی اللہ (ف ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

ھذا اشارۃ الی سد مدخل التحریف کما فعل الیھود والنصاری بقبور انبیاءھم وجعلوھا عیدا وموسما بمنزلۃ الحج (حجۃ اللہ)

صاحب المنہج المستقیم نے عرس کرنا بدعت لکھا ہے۔

ومنھم من دادت علیھم المشیخۃ اتخذ واعند قبورمشائخھم سوقا فی کل عام وسمونہ یوم العرس (المنہج المستقیم فی تمییز الصحیح والسقیم)

یعنی جو بزرگ بن کر بیٹھے عرس وغیرہ کرتے ہیں اہل بدعت میں سے ہیں۔

میرزا مظہر جانجاناں (ف ۱۱۹۵ھ) کا ارشاد ہے کہ عرس وغیرہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

(عرس وچراغاں منزلتے ندارد (معلومات مظہریہ از بہرائچی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ انبیاء اور صلحاء کی پرستش کا جب سلسلہ شروع ہوا تھا تو وہ محض انہیں نیک جذبات اور تعامل کے ذریعے ہوا تھا۔ اسے آپ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف یہیں نہیں منع فرمایا بلکہ خدا سے بھی استدعا کی تھی کہ الٰہی میرے مزار کو بت بننے سے بچائیو!

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد (موطا مالک)

بت بننے کے لیے یہی معنی ہیں کہ شخصیت پرستی کے جذبات سے بھرپور ہو کر آپ کے مزار مبارک سے معاملہ کیا جائے، جہاں تک حضور سے عقیدت کی بات ہے وہ سرتا پا دین ہے مگر اس کی نشانی یہ ہے کہ انسان آپ کے رنگ میں رنگا جائے، ورنہ اسے شخصیت پرستی کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ پانی پتی (ف ۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں کہ عرس وغیرہ بدعت ہیں۔

قبور اولیاء بلند کردن وگنبد ساختن وعرس وامثال آں وچراغاں کردن ہمہ بدعت است (ارشاد الطالبین)

مولانا شاہ محمد اسحاق (ف ۱۲۶۲ھ) لکھتے ہیں کہ عرس جائز نہیں۔

مقرر کردن روز عرس جائز نیست (اربعین مسائل)

د۔ **شرکت عرس:** امام ابن تیمیہ (ف ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ: مسلمان ریاستوں میں یہود و نصاریٰ اور مجوس عید (عرس، میلے وغیرہ) منایا کرتے تھے جن کو شعانین اور باعوث کہا کرتے تھے، لیکن ان میں مسلمانوں نے کبھی بھی شرکت نہیں کی تھی۔

ثم لم یکن علی عھد السلف من المسلمین من یشرکھم فی شیء من ذلک (اقتضاء صراط مستقیم ص ۹۴)

حضرت عمرؓ ان میں شرکت کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

قال عمر ایاکم ورطانة الاعاجم وان تدخلوا علی المشرکین یوم عیدھم (ایضاً) بعض روایات میں ہے کہ دشمنانِ خدا کے میلوں میں شرکت سے پرہیز کیجیے۔

اجتنبوا اعداء اللہ فی عیدھم (بیہقی ایضا ص ۹۵)

فرماتے ہیں کہ جب مشرکوں کے میلوں ٹھیلوں میں شرکت کرنا منع ہے تو خود ویسی عیدیں منانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے

فکرہ موافقتھم فی اسم یومھم العید الذی ینفردون بہ فکیف بموافقتھم فی العمل (ایضا ص ۹۵)

الغرض، مردوں کو دنیا سے نفع پہنچ سکتا ہے لیکن ایصالِ ثواب کی متداول شکل کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ اسی طرح اسلاف کے حق میں دعائیں تو کی گئی ہیں، لیکن ان کے نام کے ایصالِ ثواب کی وہ شکل ہیں جو بکرے یا کھانے کی شکل میں ملتی ہیں، ان کا بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا، ہاں اہل جاہلیت (اسلام سے پہلے کے دور میں) کے ہاں ان کا رواج ضرور رہا ہے — لیکن ہمیں ان سے کیا واسطہ؟

اسی طرح عرس ممنوع ہے، کیونکہ حضور نے خود اپنا عرس منانے سے روک دیا تھا، اس لیے صحابہ اور ائمہ دین نے کبھی بھی ان کا "عرس" نہیں منایا۔ اگر امام الانبیاء کا یہ حال ہے تو دوسرے کے لیے اس کی گنجائش کہاں؟ جو نکالتے ہیں، عشق رسول کے اِن مدعیوں کی غیرت بھی معلوم ہو گئی۔

اس قسم کے عرسوں میں شرکت شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روکا کرتے تھے۔

مُرادِ غالب

(دیوانِ غالب کی جامع اور مختصر ترین شرح)

اردو ادب کا ایک نیا شاہکار جسے مشہور ادباء اور نقادین "دیوانِ غالب" کی بلند پایہ شرح اور "غالبیات" کی ایک اہم خدمت قرار دیتے ہیں۔ دیوانِ غالب کی اس سے زیادہ مختصر اور آسان فہم شرح آج تک نہیں چھپی۔

چند خصوصیات:۔

- غالب کو سمجھنے کے لیے زبان و بیان کے اہم نکات کی وضاحت۔
- مدعائے غالب معلوم کرنے کے لیے ہر شعر کے مرکزی خیال کی چند لفظوں میں توضیح جسے ہر شعر کا عنوان کہا جا سکتا ہے۔
- اختصار و جامعیت کا حسین امتزاج۔ • طلبہ اور اساتذہ کے لیے بیک وقت مفید۔

عمدہ کتابت، بہترین آفسٹ طباعت $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۴۰۰ صفحات مع طویل مقدمہ۔ قیمت صرف /۱۲ روپے

(محدود تعداد ہی باقی ہے درج پتوں سے آج ہی طلب فرمائیں)

۱۔ منظور احمد عباسی۔ ۱۱۲۔ D بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۔ المجمع الاسلامی ۹۹۔ J بلاک، ماڈل ٹاؤن بلاہور

۳۔ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، نسبت روڈ۔ لاہور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ